شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم

ترجمہ : چوہدری عبدالحفیظ

داڑھی کی شرعی حیثیت

امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور دیگر محدثین نے بھی نقل کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحىٰ وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ "!

کہ " مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ "!

بخاری اور مسلم میں ہی دوسری روایت بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے:

" اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحىٰ "!

کہ " مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ "!

ایک روایت میں ہے:

" اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحىٰ "!

" مونچھیں ختم کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ "!

لحیۃ (داڑھی) کا اطلاق ان بالوں پر ہوتا ہے جو رخساروں اور ٹھوڑی پر اُگتے ہیں۔ ابن حجر نے لکھا ہے، " وَفِّرُوا " میں " ف " پر شدّ ہے جو کہ " توفیر " سے مشتق ہے اور اس کا معنیٰ ہے " الابقاء " " باقی رکھنا "۔ تو معنیٰ ہوگا، " داڑھی کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دو "۔ اور " اِحْفَاءُ اللِّحْيَةِ " سے مراد بھی یہی ہے، یعنی داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دینا۔

" مشرکین کی مخالفت " کی تشریح حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے ملتی ہے:

" اِنَّ اَهْلَ الشِّرْكِ يُعْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ وَيُحْفُوْنَ لِحَاهُمْ فَخَالِفُوْهُمْ فَاَعْفُوا اللِّحىٰ وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ "۔

" بیشک مشرکین مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈواتے ہیں، تم ان کی مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ "! اسے بزار نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے!

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمَجُوْسَ لِاَنَّہُمْ کَانُوْا یُقَصِّرُوْنَ لِحَاھُمْ وَیُطَوِّلُوْنَ الشَّوَارِبَ۔"

"تم مجوسیوں کی مخالفت کرو، کیونکہ وہ اپنی داڑھیاں کٹواتے اور مونچھیں لمبی کرتے ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اِنَّھُمْ یُوَفِّرُوْنَ سِبَالَھُمْ وَیَحْلِقُوْنَ لِحَاھُمْ فَخَالِفُوْھُمْ۔"

"کہ بے شک وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں منڈواتے ہیں، پس تم ان کی مخالفت کرو۔"

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مونچھیں منڈوایا کرتے تھے۔ اس بارے میں ابن حبان میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت بھی منقول ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ اَخْذُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحٰی فَاِنَّ الْمَجُوْسَ تُعْفِیْ شَوَارِبَھَا وَتُحْفِیْ لِحَاھَا فَخَالِفُوْھُمْ خُذُوْا شَوَارِبَکُمْ وَاَعْفُوْا لِحَاکُمْ۔"

"رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مونچھیں کتروانا اور داڑھی بڑھانا اسلام کی فطرت میں سے ہے۔ بلاشبہ مجوسی مونچھوں کو بڑھاتے اور داڑھیاں کٹواتے ہیں پس تم اُن کی مخالفت کرو، مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

"اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ۔"

"ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ مونچھیں کٹوائیں اور داڑھی بڑھائیں۔"

مسلم شریف میں ہی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحٰی۔"

"جُزُّوا" کے معنی ہیں کتروانا اور "اَرْخُوْا" کے معنی ہیں لمبا کرنا ——— اور ایک روایت میں "اَرْخُوْا" کی بجائے "اَرْجُوْا" بھی ہے، جس کا معنی ہے، "چھوڑ دو" ——— اور لفظ "قُصُّوْا"، "اِحْفَاءُ"

کی نفی نہیں۔ کیونکہ " الاحفاء " صحیحین میں ہے اور مقصود کو واضح کرتا ہے ——— ایک روایت میں ہے:

" اَوْفُوا اللِّحٰی " یعنی " داڑھیوں کو پوری طرح چھوڑ دو!"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

" یَحْرُمُ حَلْقُ اللِّحْیَۃِ "

" داڑھی کا منڈوانا حرام ہے!"

امام قرطبیؒ نے فرمایا ہے:

" لَا یَجُوْزُ حَلْقُھَا وَلَا نَتْفُھَا وَلَا قَصُّھَا "

" (داڑھی کا) منڈوانا (SHAVE) موچنے سے بال اکھاڑنا اور اس کا کٹوانا، سب ناجائز ہے۔"

ابو محمد بن حزم نے لکھا ہے کہ اس بات پر اجماع امت ہے کہ مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا فرض ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے:

" خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی!"

زید بن ارقمؓ سے مرفوع حدیث میں مروی ہے:

" مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ شَارِبَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا!"

کہ " جو آدمی مونچھیں نہیں کٹواتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے!"

طبرانی میں عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ لَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ!"

" جس نے بالوں کا مثلہ کیا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی حصہ نہیں ہے۔"

زمخشری نے اس کی تصریح یوں کی ہے:

" مثلہ " سے مراد رخساروں سے بالوں کا موچنے سے اکھیڑنا یا استرے اور سیفٹی کے ذریعے منڈوانا یا ان کا سیاہ کرنا (سیاہ خضاب لگانا) ہے۔ " النہایۃ " میں بھی " مثل بالشعر " سے مراد رخساروں سے بالوں کا منڈوانا، اکھیڑنا اور سیاہ رنگ دینا لیا گیا ہے۔

امام احمدؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

" اَعْفُوا اللِّحٰی وَجُزُّوا الشَّوَارِبَ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی "

"داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کو ترشواؤ اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

ابن عباس رضؓ سے بزاز نے مرفوعاً نقل کیا ہے :

"لَا تَشَبَّهُوْا بِالْاَعَاجِمِ اَعْفُوا اللِّحٰی۔"

"عجمیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو، داڑھیاں بڑھاؤ۔"!

ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ؐ نے فرمایا :

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔"

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ انہی میں سے ہے۔"

ابوداؤد میں ہی ہے، عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اکرم ؐ نے فرمایا :

"لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصٰرٰی"

"جس نے ہمارے علاوہ کسی غیر کی مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا، شارع کے نزدیک یہود و نصاریٰ کی مخالفت مقصود ہے اور ظاہری (وضع قطع کی) مشابہت باطنی محبت اور الفت کی دلیل بن جاتی ہے، جس طرح کہ باطنی محبت اور الفت ظاہری وضع قطع کی پیش خیمہ ہوتی ہے —— تجربہ اور حس اس اصول کے شاہد ہیں۔

آپؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ان معاملات میں، جو شریعت کا حصہ نہیں، یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کی جاتی ہے تو ان میں سے بعض کی تحریم کبیرہ گناہوں تک جا پہنچتی ہے، اور شرعی دلائل کی رُو سے کفر کی نوبت آجاتی ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا ہے کہ کتاب و سنت اور اجماع میں کفار کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے اور تمام امور میں مشابہت اختیار کرنے سے روکا گیا ہے —— جو چیز خفیہ فساد کا پیش خیمہ ہو، غیر مستحکم ہو، اس پر تحریم کے حکم کا اطلاق ہوتا ہے اور ان کی ظاہری مشابہت دراصل ان کے مذموم اخلاق و افعال بلکہ آخر کار ان کے اعتقادات کی مشابہت کا بھی سبب بن جاتی ہے اور اس کی تاثیر بڑھتے بڑھتے آخر کار فساد اور زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے —— اور وہ فساد جو غیر قوم کی مشابہت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اسے ختم کرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، اس لیے ہر وہ سبب جو فسادِ امت کا سبب بنے، رسولِ اکرم ؐ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے :

"مَنْ تَشَبَّهَ بِهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ حُشِرَ مَعَهُمْ"

"جو (یہود و نصاریٰ) کی مشابہت میں مر جائے وُہ قیامت میں اُن کے ساتھ اٹھے گا۔"

ترمذی میں ہے، رسولِ اکرمؐ نے فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْكَفِّ"

"جس نے ہمارے علاوہ کسی دوسرے کی مشابہت اختیار کی وُہ ہم میں سے نہیں۔ تم یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ بے شک یہودیوں کا سلام (سلیوٹ) انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔"

اس حدیث میں طبرانی نے یہ الفاظ زائد لکھے ہیں:

"وَلَا تَقُصُّوا النَّوَاصِيَ وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى"

"تم پیشانی کے بال نہ کاٹو، مونچھیں تر شواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔"

حضرت عمرؓ نے ذمیوں سے یہ شرط طے کر رکھی تھی کہ وُہ اپنے سروں کے اگلے حصے کے بال کٹوائیں گے تاکہ مسلمانوں سے اُن کی پہچان الگ ہو، تو جو اُن کی طرح پیشانیوں کے بال کٹوائے گویا کہ اس نے ان کی مشابہت اختیار کی۔ صحیحین میں ہے: "اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ" کہ رسولِ اکرمؐ نے "قزع" سے منع کیا۔ "قزع" سے مراد سر کے بعض حصے کا منڈوانا اور بعض کا چھوڑ دینا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ کے بالوں کے بارے میں فرماتے تھے:

"فِى الرَّاْسِ اِحْلِقْهُ كُلَّهٗ اَوْدَعْهُ" (ابوداؤد)

یا سارا سر مونڈ دو یا سارے کو چھوڑ دو۔"

اور گردن (گدی) سے بالوں کا کاٹنا اس شخص کے لیے جائز نہیں جو سارے سر کے بالوں کو نہیں مونڈتا۔ یہ مجوسیوں کا عمل ہے اور جو آدمی جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وُہ ان میں سے ہے۔

ابن عساکرؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ سر کی پُوری حجامت کے بغیر صرف گردن سے بالوں کا منڈوانا مجوسیوں کا فعل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی یہود و نصاریٰ کی خواہشات کی اتباع سے منع فرمایا ہے، فرمایا:

"وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ" (المائدۃ: ۷۷)

"تم (یہود و نصاریٰ) کی خواہشات (طور طریقے) کی اتباع نہ کرو، یہ خود پہلے ہی گمراہ ہیں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرمؐ کو خطاب کر کے فرمایا:

"وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ"

"اگر آپ نے علم آجانے کے بعد ان کی خواہشات کی اتباع کی تو آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔"

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ فرماتے ہیں: "اتباع لاھوائھم" سے مراد اُن کے دین اور ان کے دین کی رسم و رواج کی اتباع ہے۔

ابنِ شیبہؒ نے روایت کی ہے کہ ایک مجوسی رسولِ اکرمؐ کے پاس آیا، اس نے اپنی داڑھی مونڈی اور مونچھیں بڑھائی ہوئی تھیں، اُسے رسولِ اکرمؐ نے فرمایا، "مَا هٰذَا؟" "یہ کیا ہیئت کذائی ہے؟" اس نے کہا: "هٰذَا دِيْنُنَا" "یہ ہمارا دین ہے" رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: "لٰكِنْ فِيْ دِيْنِنَا اَنْ نُّحْفِيَ الشَّوَارِبَ وَاَنْ نُّعْفِيَ اللِّحْيَةَ" "لیکن ہمارے دین میں ہے کہ ہم مونچھیں کٹوائیں اور داڑھی بڑھائیں۔"

حارث بن ابی اسامہؒ نے یحییٰ بن کثیر سے ذکر کیا ہے، کہتے ہیں، ایک عجمی مسجدِ نبوی میں آیا جس کی مونچھیں بڑھی ہوئی اور داڑھی کٹی ہوئی تھی، اُسے رسولِ اکرمؐ نے فرمایا: "مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا" "تمہیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا"؟ اس نے کہا "میرے رب نے مجھے اس کا حکم دیا ہے" تو رسولِ اکرمؐ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُوَفِّرَ لِحْيَتِيْ وَاُحْفِيَ شَارِبِيْ"

"بیشک میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی داڑھی بڑھاؤں اور اپنی مونچھیں کٹواؤں۔"

ابنِ جریرؒ نے زید بن حبیب سے کسریٰ کے دو قاصدوں کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ رسولِ اکرمؐ کے پاس آئے اور دونوں کی داڑھیاں مونڈی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، رسولِ اکرمؐ کو ان کی ہیئت کذائی کچھ اچھی نہ لگی تو آپؐ نے فرمایا:

"وَيْلَكُمَا مَنْ اَمَرَكُمَا بِهٰذَا؟"

"افسوس ہے تم پر! تمہیں ایسا کرنے کا حکم کس نے دیا؟" ان دونوں نے کہا "ہمارے آقا نے یعنی (کسریٰ) ایران نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔" رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"وَلٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ بِاِعْفَاءِ لِحْیَتِیْ وَ قَصِّ شَارِبِیْ۔"

"لیکن میرے پروردگار نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیا ہے۔"

مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اکرمؐ "کَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ"، کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔ ترمذی شریف میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے "کَثَّ اللِّحْیَۃِ" کہ رسول اکرمؐ کی داڑھی بہت گھنی تھی۔ ایک روایت میں ہے "کَثِیْفُ اللِّحْیَۃِ" گھنی داڑھی تھی۔ ایک روایت میں ہے: "عَظِیْمُ اللِّحْیَۃِ" آنحضرتؐ کی داڑھی بہت بڑی تھی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

"کَانَتْ لِحْیَتُہٗ قَدْ مَلَأَتْ مِنْ ھٰھُنَا اِلٰی ھٰھُنَا وَ اَمَرَّ یَدَہٗ عَلٰی عَارِضَیْہِ۔"

کہ "رسول اکرمؐ کی داڑھی یہاں سے یہاں تک بھرپور تھی اور حضرت انسؓ نے اپنا ہاتھ اپنے دونوں رخساروں پر پھیرا۔"

قبضہ سے زائد داڑھی کٹوانا:

بعض اہل علم نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ ایک قبضہ (ہاتھ کی مٹھی) سے داڑھی کا زائد حصہ کاٹا جا سکتا ہے اور وہ اس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اس فعل کو قرار دیتے ہیں [1] جبکہ اکثر علماء اس کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کی وجہ گزشتہ احادیث سے واضح ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں، کہ افضل اور ممتاز یہی ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اسے ذرا سا بھی نہ کتروایا جائے۔ خطیب بغدادی نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"لَا یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مِنْ طُوْلِ لِحْیَتِہٖ۔"

تم میں سے کوئی اپنی داڑھی کی لمبائی میں سے نہ کاٹے!

درمختار میں ہے:

"اَمَّا الْاَخْذُ مِنْھَا وَھِیَ دُوْنَ الْقَبْضَۃِ کَمَا یَفْعَلُہٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَۃِ

[1] حجت ان کی روایت کے بارے میں ہے نہ ان کی رائے کے بارے میں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اکرمؐ کا فرمان اور آپؐ کا عمل زیادہ افضل بھی ہے اور اتباع کا بہت زیادہ مستحق بھی۔

وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ "۔

"داڑھی کے قبضہ سے زائد حصّہ کاٹنے کا مسئلہ جیسا بعض مغربی اور مخنث کرتے ہیں اس کی کسی نے اجازت نہیں دی۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ" (الاحزاب: ۲۱)

" کہ تمہارے لیے رسولِ اکرمؐ کی زندگی ہی اسوۂ حسنہ ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے!"

پھر فرمایا:

" وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا " (الحشر)

" جو تمہیں رسولِ اکرمؐ دیتے ہیں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کرتے ہیں اس سے باز آجاؤ۔"

پھر فرماتا ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔" الانفال: ۲۰-۲۱

"اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اُن سے روگردانی نہ کرو (خلاف ورزی نہ کرو) حالانکہ تم سنتے ہو، اور ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنھوں نے کہا، ہم نے سُن لیا اور وُہ نہیں سنتے (یعنی سننے کے بعد بات نہیں مانتے)۔"

پھر فرمایا:

" فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ " (الفرقان: ۶۳)

" جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں انہیں کوئی آزمائش نہ آجاتے یا انہیں دردناک عذاب آلے۔"

نیز فرمایا:

" وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ

غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا۔" (النساء: ۱۱۵)

"اور جو ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسولِ اکرمؐ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور مومنین کے رستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرتا ہے تو ہم اسے اسی طرف جدھر وہ پھر گیا پھیر دیں گے اور اسے جہنم رسید کریں گے اور وہ لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی کا حسن عطا کیا ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ملائکہ کی تسبیح میں ایک کلمہ یہ بھی ہے ——— "سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی" "پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں کا حسن عطا کیا۔"

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ داڑھی کا منڈوانا (SHAVE) حرام ہے

پس داڑھی مردوں کے لیے زینت ہے اور مرد کی تخلیق کا حسن و کمال بھی اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں سے ممیز کیا ہے۔ جب داڑھی کے بال اُگنے شروع ہوں تو انہیں اکھیڑنا، امرد (چھوکروں) سے مشابہت کرنے کے مترادف ہے۔ اور بڑے مکروہ افعال میں سے ہے (جیسا کہ امام نوویؒ اور امام غزالیؒ وغیرہم کا یہی خیال ہے) اسی طرح داڑھی کا منڈانا یا کٹوانا یا پاؤڈر وغیرہ کے ذریعے اس کا زائل کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور رسول اکرمؐ کے حکم کی واضح نافرمانی اور مخالفت ہے۔ امام غزالیؒ نے "احیاء العلوم" میں لکھا ہے کہ الفنیکین (Junction of the Two jaws) (جبڑوں کے ملنے کی جگہ) کا اکھیڑنا بدعت ہے اور فنیکین سے مراد عنفقہ (tuft of hair bet-ween the lower lip or the chin) ٹھوڑی کے دونوں اطراف ہیں۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک آدمی آیا جو اپنے رخساروں کے بال اکھاڑتا تھا تو انہوں نے اس کی گواہی رد کر دی۔ حضرت عمرؓ بن خطاب اور ابن ابی لیلیٰؒ مدینہ طیبہ کے قاضی نے بھی داڑھی کے بال اکھاڑنے والے شخص کی گواہی قبول نہ کی۔

امام ابو شامہؒ کے دور میں کچھ لوگ اپنی داڑھیاں کٹواتے تھے۔ امام صاحب انہیں مجوسی گردانتے تھے۔ یہ تو امام صاحب کے زمانے کی بات ہے، اللہ ان پر رحم کرے۔ پس اگر وہ اس دور میں داڑھی منڈوانے والوں کی کثرت کو دیکھتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے رسولؐ کی اقتدا کا حکم دیا ہے مگر انہوں نے اس کی مخالفت اور نافرمانی کی اور یہود و نصاریٰ اور کافروں کی اقتدا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رسولِ اکرمؐ کی اطاعت کا

حکم دیا اور رسول اکرمؐ نے کہا : "اَعْفُوا اللُّحٰی، اَوْفُوا اللُّحٰی، اَرْجُوا اللُّحٰی، وَفِّرُوا اللُّحٰی" داڑھیاں بڑھاؤ، مگر انہوں نے ان کی نافرمانی کی اور اپنی داڑھیوں کو منڈوا دیا، رسول اکرمؐ نے انہیں مونچھیں کترنے کا حکم دیا مگر انہوں نے انہیں لمبا کیا، انہوں نے فیصلے کا بالکل الٹ کیا اور صریحًا نافرمانی کے مرتکب ہوئے۔ اس خوبصورتی اور حسن کو بگاڑ کر جو اللہ نے انہیں دیا اور ابن آدم کو جو افضل ترین اور اللہ کی سب سے زیادہ خوبصورت چیز (داڑھی) عطا ہوئی اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا :

"اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ" (الفاطر: ۸)

"پس وہ کہ جس کا برا عمل اس کے لیے مزین کر دیا جائے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے (وہ کیا عقلمند ہے؟) جان لو اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔"

اے اللہ، ہم دلوں کے اندھے ہونے، گناہوں کی کشش اور زیبائش، دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں :

"اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ" (الانفال ۲۳)

"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ شر انگیز چوپائے وہ ہیں جو گونگے اور بہرے ہیں جنہیں کچھ عقل نہیں۔ اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی دیکھتا تو انہیں بات قابلِ قبول ہو جاتی بات سنوا دیتا یا اگر انہیں سنوا بھی دیتا تو وہ منہ پھیر لیتے۔ بات نہ مانتے اور وہ اعراض کر رہے ہیں۔"

اس آدمی کے لیے "لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ" جو اپنے پہلو میں دل رکھتا ہے (تسلیم کرنے والا) یا جس نے گوشِ ہوش وا کیے اور وہ حاضر و موجود ہو، اتنی سی بات ہی کافی ہے۔

"مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا۔" (الکہف: ۱۷)

"جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کا کوئی دوست اور راہنما نہیں دیکھے گا۔"